بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کاغذی ہے پیرہن

(تحریر۔ابو سعید حنیف احمد محمود، برطانیہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۔ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (العنکبوت:65)

یعنی یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اوریقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔کاش کہ وہ جانتے۔

میرے ایک خیر خواہ اور واقف زندگی ساتھی مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ نے سیر الیون بو شہر میں لے گئی یاد گار لمحات پر مشتمل ایک تصویر بھجوا کر یہ مشکل ترین فرمائش کر ڈالی کہ "اس تصویر پر بھی ایک مضمون لکھ دیں۔کاغذی ہے پیرہن" یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ چند گھنٹوں کے فرق سے سیر الیون میں ہی خدمت انسانیت کرنے والے ایک اور دوست مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب صدر قضا بورڈ کینیڈا نے اسی موقع پر لی گئی ایک اور تصویر جس میں ساتھیوں کی ترتیب مختلف ہے بھجوائی۔ یہ تصویر 1983ء یا 1984ء کی ہے اور سیر الیون کے ساؤتھرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر Bo کی ناصر احمدیہ مسجد کے صحن میں لی گئی ہے۔یہ وہ مسجد ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے دورہ 1986ء کے دوران خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ مَیں اُس وقت یہاں ریجنل مبلغ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا تھا۔Bo اُس وقت سیر الیون کی سب سے بڑی جماعت تھی اور فری ٹاؤن سے قبل جماعت احمدیہ کا سابقہ ہیڈ کوارٹر بھی تھا۔چونکہ یہ سیر الیون کے وسط میں ہے اور جماعت بھی بڑی تھی۔اس لیے جماعت کے تمام بڑے فنکشنز جیسے جلسہ سالانہ، مجلس شوریٰ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات یہیں منعقد ہوتے تھے۔ یہاں احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول اور احمدیہ مسلم پرائمری سکول ہیں۔ اب تو جامعہ احمدیہ بھی اِسی کمپاؤنڈ میں ہے۔جو خاکسار کے Bo میں دوسرے قیام کے دوران قائم ہوا اور خاکسار اس کا پہلا پرنسپل مقرر ہوا تھا۔ اب تو یہاں احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول الگ سے قائم ہے۔ چونکہ خاکسار اُس وقت مجرّد تھا اور یہ فیملی مشن ہاؤس ہے اس لئے مکرم امیر صاحب نے مجھے کینیما جانے کا ارشاد فرمایا جو بو اور فری ٹاون کے بعد سیر الیون کی تیسری بڑی جماعت تھی اور مجھے مکرم عبدالمنان طاہر صاحب Replace کرنے والے تھے اور مَیں نے کینیما میں مکرم مولوی کرامت اللہ خادم صاحب مبلغ سلسلہ کو Replace کرنا تھا۔ مگر اسی اثنا میں خبر آئی کہ بواجے بو سینٹر میں مقیم مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ کی اہلیہ محترمہ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے اور انہیں فیملی سمیت فوری پاکستان بھجوانا مقصود ہے۔لہٰذا مکرم امیر صاحب نے مجھے کینیما بھجوانے کا فیصلہ فوراً تبدیل کیا اور مجھے مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کی جگہ بواجے بو جانے کا حکم صادر فرمایا۔ جہاں مشن ہاؤس اور احمدیہ مسلم مسجد کے علاوہ احمدیہ مسلم ہسپتال، احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول اور احمدیہ مسلم پرائمری سکول تھے اور پیراماونٹ چیف احمدی خاتون تھیں۔ بواجے بو ایک شہر نما قصبہ ہے جو ایک وقت میں Robbers کے حملوں سے تباہ ہو گیا تھا۔اب وہاں جماعت تو ہے مگر مشن ہاؤس اور سکولز اور ہسپتال نہیں ہیں۔

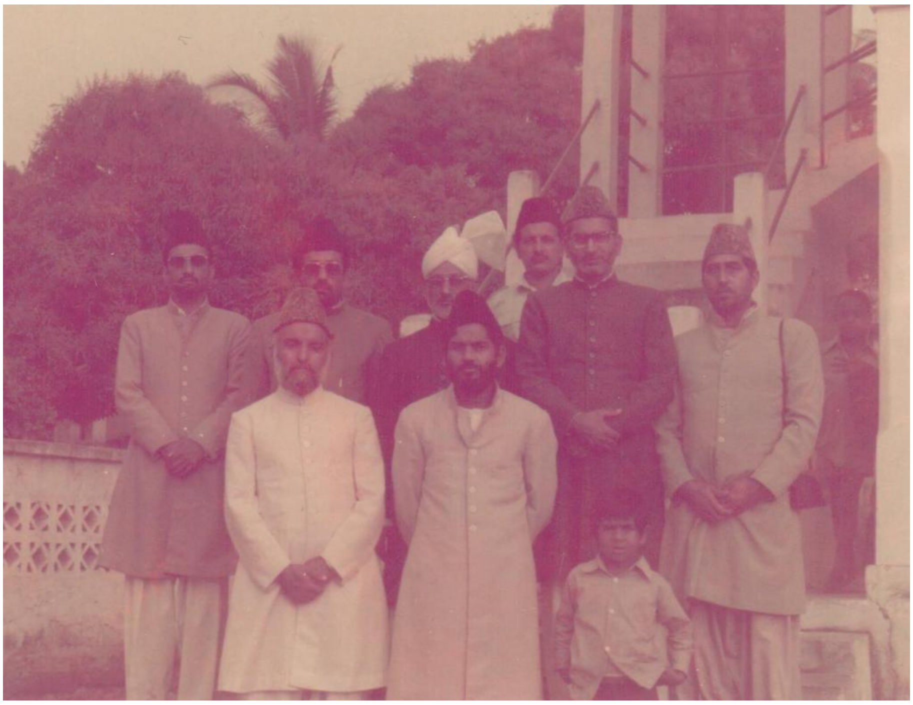

اب فوٹو کی طرف واپس لوٹتے ہوئے فوٹوز میں نظر آنے والے افراد کے نام یوں ہیں۔ دائیں جانب سے

1۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مرحوم مبلغ بواجے بو

2۔ مکرم مولوی کرامت اللہ خادم صاحب مبلغ کینیما

3۔ مکرم لطیف احمد صاحب کاہلوں شاہد مبلغ نارتھ

4۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مبلغ انچارج سیر الیون

5۔ آپ کے سامنے بچہ جو کھڑا ہے وہ مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب کا بیٹا عزیزم سید ممتاز احمد آف امریکہ ہے۔

6۔ مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب مبلغ فری ٹاؤن

7۔ مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ مکبورکا (نارتھ)

8۔ اور خاکسار ابوسعید حنیف احمد محمود مبلغ بوساؤتھرن پراونس

دوسرے فوٹوگراف میں دو افراد کا اضافہ ہے۔

1۔ مکرم عبدالمنان طاہر صاحب سابق مبلغ سلسلہ

2۔ مکرم مبشر احمد پال پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کبالا (نارتھ)

مَیں قبل اس کے کہ ان فوٹوگراف میں موجود افراد کا قدرے اختصار سے تعارف کرواؤں۔

اِس آرٹیکل کے عنوان کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر نے فوٹو بھجواتے ہوئے مضمون لکھنے کی درخواست کے ساتھ عنوان ”کاغذی ہے پیراہن“ بھی تجویز کیا اور بتایا کہ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے اس عنوان سے ”الفضل“ میں ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ جس میں یادگار فوٹوز کا تعارف کروایا جاتا تھا۔ خاکسار نے اِس ضرب المثل کے لیے مختلف لغات کا سہارا لیا۔ تو بہت دلچسپ معنی سامنے آئے۔ کاغذی کا لفظ کاغذ سے نکلا ہے جس کے معنی کاغذ کی طرح پتلا، دُبلا اور باریک نازک کے ہیں۔ بعض ایسے فروٹ جن کے چھلکے بہت باریک اور پتلے ہوتے ہیں۔ جیسے کاغذی بادام، کاغذی لیموں اور کاغذی اخروٹ۔ جو بآسانی ٹوٹ جاتے ہیں۔ مَیں نے پشاور قیام کے دوران مضبوط قویٰ والے افراد کو اپنی مُٹھی میں دو کاغذی اخروٹ یا دو کاغذی بادام رکھ کر زور سے دبا کر توڑتے دیکھا ہے۔ اور پیرہن ایسی پوشاک اور لباس کو کہتے ہیں جو بہت باریک اور پتلا ہوتا ہے اور دِکھنے میں بہت خوبصورت اور دیدہ زیب لگتا ہے۔ فیروزاللغات اردو میں لکھا ہے کہ ”وہ کاغذی پوشاک جو ایران میں فریادی لوگ پہن کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوتے تھے۔ مراد عاجزی اور بے چارگی“ خاکسار نے لغات کنسلٹ کرنے کے بعد مزید وضاحت کے لیے جماعت کی ایک ادیب مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ آف امریکہ سے رابطہ کیا تو آپ نے تحریر کیا کہ ”ہر نقش، ہر تصویر، ہر مظہرِ فطرت زبانِ حال سے فریاد کر رہا ہے کہ کسی نے تخلیقی طاقت سے ہمیں بنایا ہے۔ وہ کسی عظیم ہستی کی تخلیق کا خوبصورت نمونہ ہے جسے کسی وقت ختم ہو جانا ہے۔ ہر تصویر کاغذی لباس پہنے ہوئے ہے۔ ایران میں رسم ہے کہ فریادی خواہ کاغذ کے کپڑے پہن کر حاکم کے سامنے جاتا ہے۔ جیسے مشعل دن کو جلانا یا خون آلودہ کپڑا بانس پر لٹکا کر لے جانا یعنی ہر چیز اپنی بے ثباتی کی فریادی بنی ہوئی ہے۔ ساری رنگارنگی فانی ہے۔ وقتی اور عارضی ہے۔ خالق لافانی ہے اور مخلوق فانی“

کاغذی پیرہن کے محوّلہ بالا معنوں کو یادگاری فوٹوگرافس پر لاگو کریں تو یہ نتائج نکلتے ہیں۔

1۔ یہ محض ایک باریک سا کاغذ ہے جو مرورِ زمانہ کے ساتھ فنا ہو جائے گا۔

2۔ ان یادگاری فوٹوگرافس سے عاجزی، انکساری اور لاچاری کا سبق ملتا ہے کہ ایک وقت تھا کہ آپ اپنی جوانی، طاقت اور اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے۔ اب بڑھاپے اور ادھیڑ عمری کے باعث اپنی کمزوری اور لاغری دیکھ کر اُس اللہ کی طرف جھکو جو فانی ہے۔

3۔ جس طرح ایران میں ایک فریادی، بادشاہ کے حضور عاجزی کے ساتھ جھکتا ہے۔ تم بھی اپنے عظیم بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہو۔

4۔ جس طرح کاغذی بادام، آخروٹ یا لیموں لذیذ ہوتے ہیں اسی طرح آپ کا پیراہن یعنی لباس جو لباس تقویٰ ہے وہ ایسا ہو کہ ماحول میں بسنے والے لوگ اس سے حظ اٹھائیں۔

5۔ یادگاری فوٹو آئینہ کا کام دیتی ہے۔ اس میں جو خوبیاں نظر آرہی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور جو خامیاں اور کمزوریاں نظر آرہی ہیں۔ اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرو۔ گویا اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ کا مضمون سمجھ آتا ہے۔

ان پانچ نتائج کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ مضمون طول پکڑنے کا خدشہ ہے۔ مَیں اپنی تقریر کے آخر پر فوٹو گراف میں موجود افراد کا مختلف تعارف کروا دیتا ہوں۔

تصویر نمبر 1، میں موجود آٹھ افراد میں سے چار دوست احباب وفات پا چکے ہیں اور چار بقیدِ حیات ہیں۔ جن میں ایک ننھا بچہ ہے جو امریکہ میں مقیم ہے۔ ان میں سے پہلے مرحومین کا ذکرِ خیر کرتے ہیں اور وہ بھی عمر کے اعتبار سے۔

نمبر ایک مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب۔ آپ عمر، وجاہت کے اعتبار سے ہم میں سے سب سے زیادہ بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت عمامہ اور اچکن میں نظر آتے۔ آپ سیرالیون جماعت کے امیر اور مبلغین کے انچارج تھے۔ بہت ہی سادہ زندگی گزارتے۔ انگریزی پر آپ کو بہت عبور حاصل تھا اور جب روسٹرم پر آتے تو نپے تلے الفاظ میں تربیت یا تبلیغ پر پُر مغز تقریر فرماتے۔ مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ کسی جگہ تقریر کرنا مقصود ہوتی تو قرآن کریم منگواتے اور اس میں سے کسی ایک آیت کو لے کر موقع و محل کے مطابق مضمون بیان کرتے۔ بہت متحمّل مزاج تھے۔ دوسروں کے لیے بالخصوص اپنے ماتحت مبلغین کے لیے نمونہ بنتے۔ اگر مشن میں مبلغین کو کسی چیز کے استعمال سے منع کرنا ہوتا تو پہلے اپنے پر وہ پابندی عائد کرتے۔ وہ دَور غربت اور مفلسی کا دَور تھا۔ مشن ہاؤس کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے۔ ذرا سا ہاتھ تنگ ہوتا اور مشن ہاؤسز میں بعض روزمرہ اشیاء کی خرید و فروخت پر پابندی لگانی ہوتی تو سب سے پہلے اپنے ساتھ معاون مربی صاحب کو بلا کر ہدایت کرتے کہ مَیں مبلغین پر ان ضروریات کی خرید پر پابندی لگانے لگا ہوں میرے مشن ہاؤس میں آئندہ تا حکم ثانی اس چیز کی ممانعت ہوگی۔

جب آپ کی پاکستان مستقل طور پر واپسی کے احکامات جاری ہوئے تو افریقن کا ایک تانتا بندھ گیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور بے شمار لوگ اپنی اپنی بساط کے مطابق تحفے تحائف لائے۔ آپ نے استراحت فرمانے کے لیے ہمک (جھولا) رکھ کر باقی کی قیمت لگوا کر یہ کہتے ہوئے رسید کٹوائی کہ اگر مَیں محمد صدیق گورداسپوری کے نام سے یہاں آتا تو مجھے کوئی تحفے تحائف نہ ملتے۔ یہ صرف خلیفۃ المسیح کے نمائندہ کے طور پہ تحائف ملے ہیں اس لیے ان پر میرا کوئی حق نہیں۔

آپ کی خلیفۃ المسیح کی اطاعت بھی مثالی تھی۔ ہم تین مبلغین اکٹھے سیرالیون گئے تھے۔ تینوں کے ہاتھوں میں وکالت تبشیر کے خطوط تھے۔ میرے علاوہ دو مبلغین کے خطوط پر تحریر تھا کہ حضور نے آپ کی تقرری سیرالیون کے لیے فرمائی ہے۔ جبکہ میرے خط پر لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے آپ کی تقرری بو (BO) سیرالیون کے لیے فرمائی ہے۔ ہمارے مشن ہاؤس فری ٹاؤن پہنچتے ہی ایک اَن آفیشل سیٹنگ میں آپ نے ہماری تقرریوں کے اپنے منصوبہ کا اعلان کرتے ہوئے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کینیما چلے جائیں تو مَیں نے جب تبشیر کا خط جس میں حضور کی ہدایت برائے تقرری Bo تھی پیش کیا تو فوراً اپنا بنایا ہوا منصوبہ چھوڑ دیا اور اپنے معاون مبلغ سے کہنے لگے کہ ان کو کل بو چھوڑ آئیں اور صدر صاحب بو جماعت کو ابھی اطلاع بھی کر دیں۔

آپ ربوہ ہمارے محلہ دار تھے مگر ان سے واقفیت نہ ہونے کے برابر تھی کیونکہ آپ زیادہ عرصہ بیرون ملک ہی رہے۔ آپ کے بچوں سے واقفیت تھی۔ میری جب تقرری سیرالیون کے لیے ہوئی تو آپ سیرالیون سے رخصت پر ربوہ آئے ہوئے تھے۔ مسجد محمود میں نماز کی ادائیگی کے بعد سلام دعا ہوئی۔ آپ کو میری سیرالیون تقرری کا علم ہو چکا تھا۔ مبارکباد دی اور کہا کہ مبلغ کے لیے ٹائپنگ (اس وقت کمپوزنگ کی جگہ ٹائپنگ کا لفظ استعمال ہوتا تھا) اور ڈرائیوری ضرور آنی چاہیے۔

2۔ مکرم لطیف احمد شاہد کاہلوں مرحوم۔ اس فوٹو گراف میں عمر کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر آپ کا نمبر آتا ہے۔ آپ کے ایک بیٹے فن لینڈ میں مبلغ انچارج ہیں۔ آپ سیرالیون میں نارتھ میں خدمت بجالاتے تھے۔ ساؤتھ اور نارتھ کا فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے عام ملاقات تو نہ ہوتی۔ جلسہ سالانہ، شوریٰ یا فری ٹاؤن ہیڈ کوارٹر میں ملاقات ہو جاتی۔ آپ اکثر اچکن اور قراقلی ٹوپی میں نظر آئے۔ بہت نفیس طبع کے مالک اور ذہین و فطین فطرت رکھتے تھے۔ علمی شخصیت کے حامل اور مزاح وغیرہ بھی کر لیتے تھے۔ سیرالیون سے واپسی پر آپ کی رہائش کوارٹرز صدر انجمن میں رہی۔ مَیں جب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہو کر 2005ء میں ربوہ آیا تو مجھے بھی صدر انجمن کا کوارٹر رہائش کے لیے الاٹ ہوا۔ یوں محلہ داری بھی ہو گئی۔ آپ تشخیص جائیداد میں خدمت بجالاتے تھے۔ آپ نکتہ رس بھی تھے جس سے خاکسار بہت محظوظ ہوا کرتا تھا۔

3۔ مکرم مرزا محمد اقبال مرحوم صاحب۔ مَیں آپ سے زیادہ واقف نہیں تھا۔ پہلی ملاقات جلسہ سالانہ سیرالیون ہی پر ہوئی تھی جب آپ کو آپ کی اہلیہ کی بیماری کی اطلاع ملی تھی۔ آپ سے میرا تعلق اس وقت پروان چڑھا جب خاکسار نائب ناظر بن کر ربوہ آیا تو صدر انجمن میں کوارٹر الاٹ ہونے سے قبل کچھ وقت دارالفتوح میں رہائش رکھی جہاں آپ پہلے سے ہی مقیم تھے۔ آپ بھی علم دوست شخصیت تھے۔ آپ دفتر الفضل ربوہ میں فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے بہت سے مضامین الفضل کی زینت بنے۔ جن کو پڑھنے کا موقع ملتا رہا۔

4۔ مکرم چوہدری فضل الٰہی مرحوم۔ ہم تین دوست 1983ء میں سیرالیون اکٹھے گئے تو یہ ہمارے امیر قافلہ تھے۔ آپ دوسری بار سیرالیون جا رہے تھے جبکہ مَیں اور مکرم مولوی کرامت اللہ خادم صاحب نے پہلی دفعہ رختِ سفر باندھا تھا۔ آپ چونکہ معاون امیر کے طور پر فری ٹاؤن میں مقیم تھے تو آپ سے اکثر ملاقات ہو جاتی۔ آپ مکرم امیر صاحب کے دوروں میں آپ کے ہمراہ ہوتے۔ آپ بہت محنتی اور دیانت دار تھے اور ہر فن مولا بھی تھے۔ بظاہر جٹ تھے اور طبیعت میں جٹوں والی سادگی تھی۔ آپ کی فیملی نے بھی آپ کو فالو کیا تھا۔ بچے بڑے تھے جو حالات کے موافق وہاں سیٹ نہ ہو سکے۔ سیرالیون میں فش کو بغیر صفائی کے سموک کر لیا جاتا ہے اور ایسی حالت میں جس حد تک صاف ہو سکتی ہے صاف کر کے پکایا اور کھایا جاتا ہے۔ ان کے بچوں سے کسی نے پوچھا کہ کیا پکا ہوا ہے تو کہنے لگے "سبوطی" پکی ہوئی ہے یعنی فش مکمل اور پوری کی پوری پکی ہوئی ہے۔

اسی طرح مجھے اپنے ساتھ بیتا ہوا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔ مَیں ایک دورہ پر تھا میرے ساتھ ایک معلم کروما بھی تھے۔ ہم اپنے جائے مقام پر ٹرانسپورٹ کی وجہ سے لیٹ ہو گئے جب ہم میزبان کے گھر پہنچے تو اس نے ہمارے سامنے تیار شدہ فوڈ رکھا وہ اپنے ماحول کے مطابق ہمارے ساتھ ہی کھانے کے لیے بیٹھ گیا۔ ایک ہی ٹرے تھی۔ جس پر سالن انڈیل کر ہم تینوں ایک موم بتی کی روشنی میں کھانے لگے۔ مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ میزبان مچھلی کا سر آنکھوں سمیت تن سے جدا کر کے میرے آگے رکھتا جا رہا ہے اور بقیہ مچھلی خود کھا جائے۔ مَیں نے معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ ایسا کیوں کر رہا ہے تو بتایا گیا کہ یہ دوست آپ کو عزت دے رہے ہیں اور عملاً یہ کہہ رہے ہیں۔

Heads for Head

کھانے پینے کی بات چلی ہے تو ایک واقعہ اور سنا کر اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ مَیں ایک دورہ پر تھا غربت کی وجہ سے ایک ہی وقت یعنی عصر کے قریب چولہے جلتے تھے اور کھانا تیار ہوتا تھا۔ یہ لوگ باقی دن پتے، پھل یا جڑیں جام وغیرہ جو میسّر ہو کھا لیتے ہیں۔ میرے سامنے جب شام کا کھانا لایا گیا خاکسار کو بھوک نے ستایا ہوا تھا۔ گوشت دیکھ کر مَیں نے میزبان سے پوچھا یہ کس کا گوشت ہے تو کہنے لگا۔ جنگلی چوہے کا۔ اس وقت اضطرار والی آیت یاد آئی اور آنکھیں بند کر کے اپنے پیٹ کی دوزخ کی آگ کو ختم کیا۔

اس فوٹوگراف میں وفات شدگان کا ذکرِ خیر تمام ہوا۔ اب زندوں کی طرف آتا ہوں۔ ان میں سب سے اوّل مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ جامعہ میں خاکسار سے قریباً چار سال سینیئر تھے۔ لیکن ٹوریل گروپ شجاعت ایک ہی تھا جس کی وجہ سے تعلقات بڑھے۔ اس زمانے میں یہ بات غالباً 1973ء-1974ء کی ہے کمپیوٹر تو نہ ہوتے تھے ٹائپنگ ہوتی تھی مگر بہت مہنگی جو ہم طلبہ کے لیے بہت مشکل تھا۔ تمام کام ہاتھ سے ہی لکھے جاتے تھے۔ آپ نے درجہ سادسہ کا مقالہ مجھے خوشخط لکھنے کی درخواست کی۔ جو خاکسار نے قبول کر لی اور آپ کا ضخیم مقالہ اپنے ہاتھ سے نقل کیا۔

آپ خاکسار کے اس احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے اور کبھی کبھار مٹھائی کا ڈبہ بطور تحفہ کے عنایت کرتے۔ اس کا نظارہ مَیں نے سیرالیون میں بھی دیکھا۔ جب آپ بو تشریف لاتے تو بلا جھجک کچن میں آجاتے اور میرے ساتھ ہاتھ بٹاتے۔ کیونکہ مَیں ان دنوں مجرّد تھا۔

امریکہ سے پاکستان آتے تو ملاقات ہوتی رہی۔ بہت محنتی اور فعّال مربی ہیں۔ علم دوست ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنّف ہیں۔ سوشل ہیں۔ جہاں جہاں آپ رہے۔ احباب جماعت سے قریبی تعلقات رکھے۔ غیر از جماعت سے مضبوط تعلقات رکھتے ہیں۔ اچھے مقرّر، اچھے خطیب اور اچھے محرّر ہیں۔ حاضر جوابی اور مزاح کے حوالہ سے بھی آپ کا شغل ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت ڈالے اور فعال درازی عمر عطا کرے۔

مکرم مولوی کرامت اللہ خادم صاحب۔ آپ جامعہ میں خاکسار کے کلاس فیلو تھے۔ آپ جامعہ میں آنے سے قبل خدام الاحمدیہ کے انسپکٹر تھے۔ بعد میں زندگی وقف کر کے جامعہ میں آئے۔ بڑی عمر ہونے کے باوجود آپ نے جامعہ کی تعلیم مکمل کی اور کامیاب مربی بنے۔ آپ کو خاکسار نے 1999ء میں اسلام آباد میں Replace کیا تھا۔

اور اسی موقع پر دوسری تصویر میں ایک مکرم مبشر احمد پال صاحب ہیں جو پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کبالا (نارتھ) تھے۔ سیرالیون میں میری ان سے ایک یا دو ملاقاتیں ہوئی مگر میری لاہور مربی ضلع تعیناتی کے دوران جب آپ سیالکوٹ سے تشریف لاکر لاہور دارالذکر میں قیام کرتے تو ملاقات اور سلام دعا ہوتی اور اِس فوٹوگراف میں خاکسار حقیر نالائق خادم سلسلہ بھی ہے۔

خاکسار کو اپنے متعلق لکھنے میں حجاب محسوس ہو رہا ہے مگر اپنے دوستوں اور کرم فرماؤں سے مشورہ کے بعد اُن کے پُرزور اصرار پر چند سطور بطور تحدیث نعمت تحریر کر دیتا ہوں تا یہ تحریر میری وفات کے بعد دعائے مغفرت کا باعث بنتی رہے۔

میری پیدائش پر ابا جان مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضورؓ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا **"حنیف احمد نام رکھیں"**۔ ابا جان مرحوم نے حضورؓ کے نام کی مناسبت سے "محمود" میرے نام کے ساتھ لگایا یوں میرا نام "حنیف احمد محمود" ہو گیا۔ 2017ء میں جب روزنامہ الفضل ربوہ جبری بندش کے باعث بند تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اس کا ایڈیٹر مقرر فرمایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ایک نجی ملاقات میں خاکسار کو فرمایا کہ اگر الفضل کے نام سے اخبار نکالنا مشکل ہو تو کسی اور نام سے جاری کر دیں۔ تب صدر انجمن احمدیہ کی اجازت اور حضور انور کی منظوری سے

روزنامہ گلدستہ علم و ادب لندن جاری کیا گیا جو تقریباً ڈیڑھ سال تک جاری رہا۔ اس دوران 2019ء میں حضور انور کے ارشاد پر روزنامہ الفضل کو آن لائن جاری کیا گیا اور حضور نے خاکسار کی درخواست پر "ابو سعید" قلمی نام دیا۔ یوں اب خاکسار ابو سعید حنیف احمد محمود کہلاتا ہے۔ خاکسار نے حضور سے ایک ملاقات کے دوران قلمی نام کی درخواست کی تو حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کوئی نام لکھ کر لائے ہو۔ مَیں نے عرض کی کہ نہیں حضور! تب حضور نے فرمایا کہ اچھا لکھ کر بھجوائیں۔ خاکسار نے 9 مختلف نام لکھ کر جب بھجوائے تو حضور نے اپنی طرف سے "ابو سعید" لکھ کر قلمی نام سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شمار میں اس امر کا ذکر کرنا بھی تحدیثِ نعمت کے طور پر ضروری ہے کہ جب پہلی بار خاکسار نے استاذی المکرم سید میر محمود احمد ناصر مرحوم کی موجودگی میں 1978ء میں شاہد کلاس میں اپنا ایک واقعہ سُنایا تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ واقعہ جماعت کی امانت ہے اِسے فوری کسی اخبار میں شائع کروا کر محفوظ کروائیں۔ تب خاکسار نے آپ مرحوم کے ارشاد پر روزنامہ الفضل اور دیگر اخبارات میں شائع کروایا۔ وہ واقعہ یوں ہے کہ مَیں پیدائشی طور پر 7-8 سال تک بولتا نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے والدین اور عزیز و اقارب بہت پریشان تھے۔ ایک دن والدہ محترمہ مجھے گود میں اُٹھا کر دربارِ خلافت لے گئیں اور اپنا مدّعا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی تو حضورؓ نے فرمایا: **"بی بی! فکر نہ کرو یہ بچہ بولے گا اور اس کی آواز دنیا سنے گی"**

الحمدللہ! خاکسار زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا اور 1978ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد بدّو ملہی، پیر محل، مبلغ انچارج بوساو تھرن پراونس سیرالیون، مربی ضلع لاہور، مربی ضلع پشاور، مربی ضلع اسلام آباد، نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ، ایڈیٹر روزنامہ گلدستہ علم و ادب اور ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن کی خدمات کی توفیق ملی اور اب بحیثیت نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

خاکسار کو مجلس انصار اللہ پاکستان میں دو سال قائد اشاعت اور ساڑھے تین سال قائد تربیت کے طور پر خدمت کا بھی موقع ملا۔ قیادت اشاعت میں کام کے دوران 13 ضخیم کتب کی اشاعت کی توفیق ملی۔ خاکسار کو بفضلِ اللہ تعالیٰ چونکہ تحریر سے شغف ہے اس لیے "مشاہدات" کے پلیٹ فارم سے مختلف عناوین پر 1060 تقاریر تیار کرنے کی اب تک توفیق ملی ہے اور یہ سلسلہ اللہ کے فضل سے جاری ہے۔ اب تک کی تیار شدہ تقاریر کو مختلف موضوعات پر مشتمل 32 کتب میں ترتیب دے کر ویب سائیٹ www.mushahedat.com پر آن لائن کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو 34 کتب اور 65 تربیتی و علمی بروشرز، پمفلٹس اور مختصر کتابچے تحریر کرنے کی توفیق دی۔ روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے قسط وار مضامین کو 49 کتب میں جمع کیا گیا۔ ساڑھے سات صد کے قریب خاکسار کے اداریے روزنامہ گلدستہ علم و ادب اور روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں شائع ہوئے۔ الحمدللہ۔ خاکسار نے اپنے سوانحی حالات و واقعات کو "میرا گلشنِ حیات" کے نام سے جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری حقیر سی خدمات کو قبول فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے اور جو زندہ ہیں اُنہیں مقبول خدمات کی توفیق دے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

❁❁❁❁